

طلیہ مدارس کے لیے ایام تعطیل کی منصوبہ بندی، علمی ترقی میں معاون کتب کی نشان دہی، صلاحیتوں کو نکھارنے اور کمزوریوں کو دور کرنے کے آسان طریقوں، علمی سفر میں کام آنے والے اکابر کے مفید مشوروں اور قیمتی نصائح پر مشتمل ایک اہم تحریر

بہ نام

چھٹی کے ایام کیسے گزاریں؟

نظر ثانی

نہوۃ اسلاف حضرت مولانا

مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب

شیخ الحدیث و تہتم دارالعلوم دیوبند

زیرنگرانی

بجرا العلوم حضرت

مولانا نعمت اللہ صاحب عظمیٰ

فخریت دارالعلوم دیوبند

ترتیب

مفتی محمد شفیع صاحب علی گڑھی

استاذ مدرسہ اسلامیہ اضرعیہ دیوبند

ناشر
مکتبہ علم و فقہ
MAKTABA ILM-O-FIQH





طلبہ مدارس کے لیے ایام تعطیل کی منصوبہ بندی، علمی ترقی میں معاون کتب کی نشان دہی، صلاحیتوں کو نکھانے اور کمزوریوں کو دور کرنے کے آسان طریقوں، علمی سفر میں کام آنے والے اکابر کے مفید مشوروں اور قیمتی نصحیح پر مشتمل ایک اہم تحریر

بہ نام

چھٹی کے ایام کیسے گزاریں؟

نظر ثانی

نمونہ سلف حضرت مولانا

مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب دامت برکاتہم

شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم دیوبند

زیر نگرانی

بجرا العلوم حضرت

مولانا نعمت اللہ صاحب اعظمی دامت برکاتہم

محدث دارالعلوم دیوبند

مرتب

(مفتی) محمد شعیب اسحاق علی گڑھی

استاذ مدرسہ اسلامیہ اصغریہ دیوبند

ناشر

مکتبہ علم و فقہ دیوبند

کتاب کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

تفصیلات

- نام کتاب → چھٹی کے ایام کیسے گزاریں؟
مرتب → (مفتی) محمد شعیب اسحاق علی گڑھی استاذ مدرسہ اسلامیہ اصغرید دیوبند
کمپوزنگ و سیٹنگ → محمد محسن دیوبند: 8057239323 - 9045237896
اشاعت → ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۰۲۴ء
صفحات → 24

ملنے کے پتے

مدرسہ اسلامیہ اصغرید دیوبند
مکتبہ الحرمین دیوبند

Published by:

Maktaba Ilm-o-Fiqh Deoband

فہرست

| صفحہ نمبر | عناوین | صفحہ نمبر | عناوین |
|-----------|----------------------------------|-----------|--|
| ۱۴ | کمزوریاں کیسے دُور کریں؟..... | | تقریظ: حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم |
| ۱۵ | تحریر درست کریں..... | ۵ | صاحب نعمانی دامت برکاتہم..... |
| ۱۵ | حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی نصیحت . | | دعاۓ کلمات: حضرت مولانا نعمت |
| ۱۶ | قرآن صحیح پڑھنے کی مشق کریں | ۶ | اللہ صاحب اعظمی دامت برکاتہم .. |
| ۱۷ | تصحیح قرآن صرف دو ہفتہ میں..... | ۷ | لائحہ عمل طے کریں..... |
| ۱۹ | رموزِ اوقاف سے واقفیت..... | ۷ | علم پڑھنے سے آتا ہے..... |
| ۱۹ | درس قرآن کا نظام بنائیں..... | ۷ | کتابوں سے جڑوے رہیں..... |
| ۲۰ | رمضان المبارک کی قدر کریں..... | ۸ | غیر درسی کتب کا مطالعہ کریں..... |
| | جماعت میں جانا بھی فائدے سے | ۸ | اسلاف کی زندگی کا مطالعہ کریں... |
| ۲۰ | خالی نہیں..... | ۹ | ذہن ساز اصلاحی کتابوں کا مطالعہ کریں . |
| ۲۱ | صرف مطالعہ کافی نہیں..... | ۱۰ | پانچ اہم کتب..... |
| | والدین کی خدمت کا شرف حاصل | ۱۱ | اُردو ادب کا مطالعہ کریں..... |
| ۲۱ | کریں..... | ۱۱ | عربی ادب کی مشق و تمرین..... |
| | گھر پر قیام کے دوران مندرجہ ذیل | ۱۲ | آئندہ سال کی تیاری کریں..... |
| ۲۱ | ہدایات پر عمل کریں..... | ۱۳ | اپنی کمزوریاں دُور کریں..... |

تقریظ

(Mufti) Abul Qasim Nomani
MOHTAMIM(V.C) DARUL ULOOM DEOBAND
Email: info@darululoomdeoband.com

(مفتی) ابوالقاسم نعمانی
مہتمم دارالعلوم دہلیوبند

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

سال بھر کے تعلیمی مشاغل اور خاص طور پر امتحانِ سالانہ کی پُر مشقت مصروفیات کے بعد جب طالب علم کو فراغت نصیب ہوتی ہے تو گویا وہ چین کا سانس لیتا ہے، اور اگر اسے پڑھنے پڑھانے کا چسکہ نہ لگا ہو نہ کوئی مناسب رہنمائی حاصل ہو تو دو مہینے کا قیمتی زمانہ صرف چھٹی گزارنے میں صرف ہو جاتا ہے۔ جب کہ ان ایام کو اپنا تعلیمی مستقبل سنورنے اور بہت کچھ حاصل کرنے کے لیے کام میں لیا جاسکتا ہے۔

پیش نظر رسالہ ”چھٹی کے ایام کیسے گزاریں؟“ طلبہ عزیز کے لیے ایامِ تعطیل کی منصوبہ بندی اور ان کے استعمال کے سلسلہ میں بہترین مشوروں اور نصائح پر مشتمل ہے۔ اس رسالہ میں کرنے کے بہت سے کام، ان کے طریقے سمجھائے گئے ہیں اور بہترین معاون کتابوں کی نشان دہی بھی کی گئی ہے۔

دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس علمی خدمت کو قبول فرمائیں اور طلبہ عزیز کو استفادہ کی توفیق عطا فرمائیں۔

ربورس سن

ابوالقاسم نعمانی غفرلہ
مہتمم دارالعلوم دہلیوبند

۲ شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ



دعاۓ کلمات

بحر العلوم حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب اعظمی دامت برکاتہم

محدث دارالعلوم دیوبند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَمَّا بَعْدُ!

سالانہ امتحان کے بعد مدارس اسلامیہ میں تعلیم کا سلسلہ ایک مدت کے لیے موقوف ہو جاتا ہے اور طلبہ عزیز کو ایک لمبا عرصہ فراغت کامل جاتا ہے، تعطیل کے اس وقفہ کو منظم طریقے سے گزارا جائے تو یہ بہت نافع اور کارآمد ہو سکتا ہے، جب کہ یوں ہی کیف مانتفق گزار دیا جائے تو وقت کا بڑا حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔

اس تعطیل کے دوران کن چیزوں کو مشغلہ بنایا جائے اس کے لیے اپنے بڑوں سے مشورہ

کرنا چاہیے۔

مجھے خوشی ہے کہ ماشاء اللہ عزیزم مولوی محمد شعیب علی گڑھی مدرس عربی مدرسہ اسلامیہ اصغریہ دیوبند نے اس تعلق سے مفید باتیں اپنی اس تحریر میں جمع کر دی ہیں، میں نے ان کو پڑھا اور بے حد مفید پایا۔

طلبہ عزیز ان ہدایات کو سامنے رکھ کر اپنی تعطیلات کا نظام مرتب کریں گے تو ضرور نفع اٹھائیں گے۔

اللہ تعالیٰ اس تحریر کے نفع کو عام فرمائے اور مرتب کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

بھت احمد
مادم المدرسی
درر العلوم دیوبند
۶ اخبار ۱۳۸۴ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

چھٹی کے ایام کیسے گزاریں؟

فرصت اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور نعمتوں کی قدر کرنی چاہیے، خصوصاً طلب علم کی راہ میں تو ہر لمحہ بڑا ہی قیمتی اور انمول ہے، زمانہ طالب علمی کی ایک ایک ساعت بڑی گراں قدر ہے، اسے غفلت میں گزار دینا بڑی ہی نادانی ہے۔ حسن بصری رحمہ اللہ کا قول ہے: یا ابن آدم إنما أنت أيام كلما ذهب يوم ذهب بعضك۔ ”کہ اے ابن آدم! تو دنوں کا مجموعہ ہے جب ایک دن گزرتا ہے تیرا ایک حصہ ختم ہو جاتا ہے۔“

(حلیۃ الاولیاء: ۲/۱۴۸)

مدارس عربیہ کے طلبہ شوال کے اواخر سے شعبان کے اوائل تک ایک نظام تعلیم کے تحت مصروف رہتے ہیں۔ ہفتہ واری یا مختصر تعطیل کے علاوہ پورے سال درسیات ہی میں منہمک رہتے ہیں، اس دوران اساتذہ کی زیر نگرانی اور ان کی زیر تربیت بہت سے علوم و معارف سے اپنے سینوں کو معمور اور بہت سی خوبیوں سے خود کو آراستہ کرتے ہیں، اس کے بعد طویل وقفہ تقریباً دو ماہ کا ایسا آتا ہے جس میں ساری پابندیاں اور قیود یکسر اٹھ جاتی ہیں اور سارے معمولات سے چھٹی مل جاتی ہے۔

انسان کی فطرت ہے کہ جب ایک پابندی اور مصروفیت سے بھری زندگی سے چھٹکارا ملتا ہے تو عموماً غفلت اور لاپرواہی کی طرف طبیعت مائل ہوتی ہے، سال بھر کی تربیت کا اثر چند روز میں ہی ختم ہونے لگتا ہے؛ لیکن یہی وقفہ اگر ایک لائحہ عمل اور صحیح منصوبہ بندی کے تحت گزارا جائے تو اسے بے حد کارآمد اور مفید بنایا جاسکتا ہے، اصل وجہ یہی ہوتی ہے کہ کوئی مقررہ نظام اور صحیح منصوبہ بندی نہیں ہوتی، بس ذہن میں یہ بات ہوتی ہے کہ چھٹی

ہے اور چھٹی کے معنی ہیں آزادی اور فراغت، کہ گویا اب کچھ کرنا خلافِ اصل ہے۔
اس تحریر میں کوشش کی گئی ہے کہ کچھ مشورے اور تجاویز ذکر کی جائیں جن پر عمل کر کے
ہم اس فراغت کے وقت کو اپنی ترقی کا ذریعہ بنا سکتے ہیں۔

لائحہ عمل طے کریں:

کیفِ ماتفق کوئی کام اولاً تو ہوتا نہیں اور ہو بھی جائے تو وہ کوئی کمال اور خوبی کا کام
نہیں شمار ہوتا؛ اس لیے اپنی تعطیلات کہاں اور کس طرح گزارنی ہیں، اس کا پہلے ہی خاکہ
بنالیا جائے، جس میں اپنے بڑوں کے مشورے اور خوب تدبیر سے کام لے کر ایسا نظام طے
کیا جائے جس پر عمل کرنا آسان بھی ہو اور وہ نافعیت سے بھرپور ہو۔

علم پڑھنے سے آتا ہے:

بہت سے طلبہ چھٹیوں میں کہیں نہیں جاتے، مدرسہ ہی میں رہنا پسند کرتے ہیں اور اس
میں کچھ حرج بھی نہیں؛ بہ شرطے کہ مدرسہ میں قیام کا مقصد فقط وقت گزاری نہ ہو؛ بلکہ کوئی
مفید مقصد ہو؛ لیکن بہت سے طلبہ کو دیکھا جاتا ہے کہ مدرسہ میں چھٹیاں گزارتے ہیں اور
پڑے رہنے کے سوا کچھ نہیں کرتے، یہ انتہائی محرومی کی بات ہے ایسے طلبہ کی اخلاقیات بہت
حد تک پراگندہ ہو جاتی ہیں، ہمارے استاذ حضرت اقدس مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری
رحمہ اللہ سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند فرمایا کرتے تھے کہ: ”علم پڑھنے سے آتا ہے
پڑے رہنے سے نہیں“، اہل مدارس کو اس طرف توجہ دینی چاہیے اور مدرسہ کو سرائے یا وقت
گزاری کا اڈہ بننے سے محفوظ رکھنا چاہیے، طلبہ کو ایامِ تعطیل میں اگر مدرسہ میں قیام کی
اجازت دیں تو ان کے لیے کوئی کارآمد مشغلہ بھی ضرور تجویز کریں۔

کتابوں سے جڑے رہیں:

یہ وقفہ ایک طویل وقفہ ہوتا ہے اس دوران اگر ہم اپنی کتابوں سے پوری طرح کنارہ
کش ہو گئے تو ہماری سال بھر کی محنت کا بڑا حصہ ضائع ہو سکتا ہے؛ اس لیے اپنے پڑھے

ہوئے فنون کا کسی نہ کسی صورت میں اعادہ کرتے رہیں، خصوصاً جو مضامین حفظ کرائے جاتے ہیں خواہ وہ نصاب کا حصہ ہوں یا نصابی کتب میں معین ہوں، ان کو دہرانے کا معمول رکھیں؛ تاکہ آئندہ جب آپ فن کی بڑی کتابیں پڑھیں تو آپ کو مبادیات متحضر ہوں اور پھر آپ مسند تدریس سنبھالیں تو یاد کی ہوئی باتیں آپ کے کام آئیں۔

غیر درسی کتب کا مطالعہ کریں:

اس وقفہ میں مطالعہ کا اچھا موقع ہے، سال بھر درسی کتب کی مصروفیت خارجی کتابوں کے مطالعہ کا زیادہ موقعہ نہیں دیتی، تجربہ کار لوگ کہتے ہیں کہ ہر موضوع پر کم از کم ایک معتبر کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ کر لینا چاہیے، مثلاً سیرت کے موضوع پر ”سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم“ مؤلفہ مولانا ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ، ایک محقق اور معتبر کتاب ہے، قاضی سید سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ کی ”رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم“ بھی بہت جامع اور مستند ہے، یہ دونوں مفصل ہیں، مختصر کتابوں میں مفتی محمد شفیع صاحب کی ”سیرت خاتم الانبیاء“، اور مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی رحمہ اللہ کی ”سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم“ اچھی کتابیں ہیں۔ تاریخ میں مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی کی ”تاریخ اسلام“ تو ہے ہی، ابھی ایک کتاب پڑوس ملک سے آئی ہے جس کی شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم نے بھی تعریف کی ہے، نام ہے ”تاریخ امت مسلمہ“، تاریخ اسلام سے آشنائی کے لیے اس کا مطالعہ بھی مفید ہوگا۔

اسلاف کی زندگی کا مطالعہ کریں:

اسلاف کی تاریخ سے بھی واقفیت ضروری ہے، اس سلسلہ میں عام اور خاص کتب کا مطالعہ کرنا چاہیے، عام کتابوں میں: ”تاریخ دعوت و عزیمت“ مؤلفہ مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی رحمہ اللہ، مولانا محمد میاں صاحب دیوبندی رحمہ اللہ کی ”علماء ہند کا شاندار ماضی“ بھی پڑھنے کی کتابیں ہیں۔

اسلاف کی خاص سوانح پڑھے بغیر ہم فکری طور پر کبھی پختہ نہیں ہو سکتے، فکری دیوبند کے جو بنیادی ستون ہیں: حضرت نانوتوی، حضرت گنگوہی، حضرت شیخ الہند اور حضرت تھانوی رحمہم

اللہ تعالیٰ کی زندگی کا ہمیں مطالعہ ضرور کرنا چاہیے، ”سوانح قاسمی“، ”تذکرۃ الرشید“، ”حیات شیخ الہند“ اور ”اشرف السوانح“ میں سے کسی ایک کا بھی اس تعطیل میں مطالعہ کر لیا جائے، حضرت مدنی رحمہ اللہ کی خودنوشت سوانح ”نقشِ حیات“، مولانا علی میاں ندوی رحمہ اللہ کی خودنوشت سوانح ”کاروانِ زندگی“ بھی اسی فہرست میں ہیں؛ نیز اکابر کی زندگی کا اجمالی خاکہ ذہن نشین کرنے کے لیے اکابر ہی کے لکھے ہوئے مختصر تذکرے بہت مفید ہوں گے، جیسے: مولانا یعقوب نانوتوی رحمہ اللہ کا رسالہ: ”حالات طیب حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ“، جو ”سوانح قاسمی“ مؤلفہ مولانا مناظر احسن گیلانی کا متن ہے، شیخ زکریا رحمہ اللہ کے دور سارے: ”مختصر تذکرہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کئی“ اور ”ذکر تھانوی“ اور حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا رسالہ ”ذکر محمود“ وغیرہ، حضرت مولانا نور عالم خلیل امینی رحمہ اللہ کی ”پس مرگ زندہ“ اور ”رفیقانِ نارفتہ“ بھی اکابر سے عشق اور ان سے عقیدت کا سبق سکھاتی ہیں، حضرت مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کی ”نقوشِ رفیقان“ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ ”آپ بیتی“ حضرت شیخ الحدیث بمفصل ہے، اس کی تلخیص مولانا منظور نعمانی رحمہ اللہ نے ”الفرقان“ میں قسط وار شائع فرمائی تھی، وہ بھی بڑے کام کی چیز ہے اور کوشش کرنے پر دستیاب ہو جاتی ہے۔ آپ بیتی سے ہی حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق اقتباسات کا ایک شاندار مجموعہ ”میرے حضرت مدنی“ کے نام سے مفتی محمد مصعب قاسمی نے مرتب کیا ہے، وہ بھی لا جواب ہے۔

ذہن ساز اصلاحی کتابوں کا مطالعہ کریں:

مدرسہ کی چہار دیواری تو انتہائی محفوظ قلعہ ہے، باہر نکلنے پر ہر طرح کی ذہنیت رکھنے والوں سے سابقہ پڑتا ہے اور چونکہ اکثر لوگوں کے ذہنوں پر مادیت اور دنیوی ترقی کی فکر غالب ہے؛ اس لیے ان کی باتیں ہمیں بھی متاثر کر سکتی ہیں اور ہمارے ذہنوں میں اپنے طریق اور علم دین کی ناقدری آسکتی ہے؛ لہذا ہمیں اس طریق کی اہمیت اور اس کی عظمت کا صحیح احساس ہونا ضروری ہے؛ ورنہ خدا نخواستہ ہم بھی اپنے معاملہ میں تذبذب کا شکار ہو کر دنیا و آخرت کا خسارہ اٹھا سکتے ہیں، اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے اسلاف کی زندگی پڑھیں اور اس علم کو رسمی

طور پر نہیں؛ بلکہ ایک ایمانی ذمہ داری اور اسلامی فریضہ تصور کر کے حاصل کریں، اپنے بڑوں سے جڑے رہیں اور اکابر کی وہ تحریریں پڑھیں جو انھوں نے اس علم کی اہمیت کو اجاگر کرنے اور اسلاف کی اس علم کی خاطر قربانیوں کے بیان میں لکھی ہیں۔ قاری صدیق صاحب باندوی رحمہ اللہ کی ”آداب المتعلمین“ آسان زبان میں بہت نافع کتاب ہے، کچھ اُوپر کی جماعتوں کے لیے شیخ محمد عوامہ حفظہ اللہ کی ”معالم إرشادیہ لصناعة طالب العلم“ انتہائی شاندار اور مفید کتاب ہے، اس کے بہت سے مضامین کا ترجمہ مفتی محمد سلمان منصور پوری دامت برکاتہم نے کیا ہے، جو ”طلبہ اور علما کے لیے فکرائیز اور کارآمد باتیں“ کے نام سے دستیاب ہے، اسے ضرور پڑھنا چاہیے، خوشی کی بات ہے کہ شیخ عوامہ حفظہ اللہ کی مذکورہ بالا کتاب ”معالم إرشادیہ“ کا مکمل ترجمہ بہ نام ”شاہ راہ علم کے رہنما نقوش“ مدرسہ اصغریہ کے موقر استاذ مفتی محمد قاسم حیدر آبادی سابق معین مدرس دارالعلوم دیوبند نے کر دیا ہے جو مکتبہ اتحاد دیوبند سے شائع ہوا ہے، یہ بہت خوش آئند ہے کہ اب شیخ کی یہ قیمتی کتاب اُردو قالب میں بھی دستیاب ہوگی۔ اسی طرح شیخ عبدالفتاح ابوغندہ کی ”صفحات من صبر العلماء“ (خاص طور پر آخر میں جو پوری کتاب کا نچوڑ اور اہم دروس لکھے ہیں) ”العلماء العزّاب“ اور ”قیمۃ الزمن عند العلماء“ اسی طرح حافظ ابن ناصر الدین دمشقی کی ”مجالس فی تفسیر قولہ تعالیٰ: لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ الْآیَةِ“، جس پر شیخ محمد عوامہ دامت برکاتہم کی تعلیق ہے، ذہن ساز کتابیں ہیں، مولانا ابن الحسن عباسی کی ”متاع وقت اور کاروانِ علم“ کا مطالعہ وقت کی قدر دانی کا جذبہ بیدار کرتا ہے۔ مولانا علی میاں ندوی رحمہ اللہ کی ”معرکہ ایمان و مادیت“ بھی ایک بصیرت افروز تحریر ہے، اس کا بھی مطالعہ مفید ہوگا۔ حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ کے ”خطبات“ اور ”ملفوظات“ کا مطالعہ اصلاحِ باطن میں اہم کردار ادا کرتا ہے؛ نیز عربی سے واقفیت ہوتو ”رسالۃ المسترشدین“ کا مطالعہ بھی دل و دماغ کو منور کرتا ہے۔

پانچ اہم کتب:

اُوپر ذکر کردہ کتب میں سے انتخاب کے لیے اپنے اساتذہ سے مشورہ کر لیا جائے، کہ

آپ کے معیار کے مطابق کس سے آغاز کرنا مناسب ہوگا؛ البتہ پانچ ایسی کتابیں ہیں کہ آپ جس درجہ میں بھی ہیں پہلی فرصت میں اُن کتابوں کا ضرور مطالعہ کر لیں: (۱) دین و شریعت (۲) حیات المسلمین (۳) اصلاح انقلاب امت (۴) آپ بیتی حضرت شیخ (۵) معالم ارشادِیہ (عربی) یا اس کا اُردو ترجمہ ”شاہ راہِ علم کے رہنما نقوش“۔

اُردو ادب کا مطالعہ کریں:

اُردو ادب لکھنے والے یوں تو بڑے بڑے اہلِ قلم گزرے ہیں؛ مگر ہر ایک کو پڑھنے کا مشورہ نہیں دیا جاسکتا، زبان و ادب کی چاشنی میں آزاد خیالی اور دین بیزاری کا زہر گھولنے والے ادیبوں کی ایک طویل فہرست ہے؛ اس لیے احتیاط اور سمجھداری کا تقاضا یہی ہے کہ ایسے ہی لوگوں کو پڑھیں جن کے افکار و نظریات قابلِ اعتماد ہیں، اور وہ اہلِ علم کے طبقہ میں مستند مقام رکھتے ہیں، یہاں ہم صرف دو نام ذکر کرتے ہیں: مولانا منظور نعمانی رحمہ اللہ اور مولانا ابن الحسن عباسی رحمہ اللہ، اول الذکر کی ”دین و شریعت“؛ ”اسلام کیا ہے“؛ ”معارف الحدیث“ وغیرہ نہ صرف دینی موضوعات پر؛ بلکہ شائستہ اُردو کے حوالے سے بھی مستند ہیں۔ ثانی الذکر کی ”متاع وقت اور کاروانِ علم“؛ ”کرنیں“ اور ”کتابوں کی درس گاہ میں“ اُردو نثر کے بہترین نمونے ہونے کے ساتھ فکر سازی کا کام بھی کرتی ہیں۔

عربی ادب کی مشق و تمرین:

عربی ادب کی مشق و تمرین کے لیے بھی یہ وقفہ تعطیل اچھا موقع ہے، ابھی اگر ابتدا ہے تو کسی کی اُننگی پکڑ کر ہی چلنا ہوگا، اور اگر کچھ شُد بُد ہوگئی ہے تو عبدالرحمن رافت الباشا کی ”صومن حیات الصحابیات“؛ ”صومن حیاة الصحابة“؛ کامل کیلانی کی ”القصص العربیة“ اور عطیہ البرشی کی ”القصص الادبیة“ لغت کے ذریعہ حل کریں اور ترجمہ لکھ لیں، پھر ایک دو روز بعد اس ترجمہ کی عربی لکھیں، پھر اپنی عربی کو کتاب کی عربی سے ملائیں اور مقارنہ کر کے اپنی اغلاط کی اصلاح کریں، تعبیرات کا انتخاب کر کے ان پر الگ سے جملے بنائیں، کوئی رفیق میسر ہو تو کچھ دیر عربی میں تقلم کا

معمول بھی مفید ہوگا؛ نیز تیسیر الانشاء، قواعد کی مشق کے لیے اور مفتی اسد اللہ آسامی صاحب حفظہ اللہ کی ”دروس فی العربیۃ المعاصرۃ“ جدید عربی نثر سیکھنے کے لیے بہترین کتابیں ہیں۔

آئندہ سال کی تیاری کریں:

اس وقفہ تعطیل میں ان کتابوں کا مطالعہ بھی بہت موزوں اور بروقت ہوگا جو آپ کے آئندہ سال کے نصاب میں معین و مددگار ہوں، فارسی کے طلبہ مفتی اسد اللہ آسامی حفظہ اللہ کی ”تعالم لغت القرآن“ سے عربی کلمات یاد کر لیں تو آئندہ سال بہت کام آئے۔ اول عربی کے طلبا ”قصص النبیین“ از حضرت مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی رحمۃ اللہ علیہ کا مطالعہ کریں، عربی دوم کے طلبا ”قصص النبیین“ کے ساتھ ”القراءة الراضیة“ بھی پڑھیں، عربی سوم کے طلبہ آئندہ سال نیافن ”اصول فقہ“ پڑھیں گے، ان کے لیے حضرت مفتی مہربان علی بڑو توی رحمہ اللہ کی ”امداد الاصول“ کا پڑھنا اور یاد کرنا بہت مفید ہوگا، چہارم کے طلبہ ”دروس البلاغہ“ پڑھ ہی چکے، اب اگر وہ تلیخیص المفتاح کا بھی مطالعہ کر لیں تو مختصر المعانی کا سمجھنا آسان ہوگا؛ نیز قدوری کا وہ حصہ جو دوم میں پڑھ چکے ہیں، پھر دہرائیں تو ہدایہ سمجھنے میں آسانی ہوگی، امداد الاصول ان کے لیے بھی نور الانوار میں معاون ہوگی، چہارم اور خصوصاً پنجم عربی سے فارغ ہونے والے طلبہ ”نعم البیان“ از بحر العلوم مولانا نعمت اللہ صاحب اعظمی دامت برکاتہم کا مقدمہ اور حضرت مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کی ”علوم القرآن“ کا مطالعہ کر لیں، تفسیر میں بصیرت حاصل ہوگی۔ پنجم عربی کے طلبہ قدوری کا کتاب النکاح بھی دہرائیں، فائدہ ہوگا۔ عربی ششم سے فارغ ہونے والے طلبہ کو آئندہ سال علم مصطلح الحدیث سے سابقہ ہوگا، آپ ان ایام تعطیل میں مقدمہ شیخ عبدالحق حفظہ لیس؛ نیز زینۃ النظر کے متن ”نخبۃ الفکر“ کا بھی مطالعہ کر لیں تو آئندہ ان کتابوں کو بصیرت کے ساتھ پڑھ سکیں گے۔ سر اجی پڑھنے سے پہلے ”مفید الوارثین“ از مولانا سید اصغر حسین میاں صاحب رحمہ اللہ محدث دارالعلوم دیوبند کا مطالعہ بہت کام آئے گا؛ نیز قدوری کا جو حصہ سوم میں پڑھ چکے ہیں اسے پھر دہرائیں، ہدایہ کے سمجھنے میں مدد ملے گی۔ دورہ حدیث میں جانے والے ”حدیث اور فہم حدیث“ از مفتی عبداللہ معرونی صاحب دامت برکاتہم

استاذ تخصص فی الحدیث دارالعلوم دیوبند، ”امام ابو داؤد اور ان کی سنن“ از مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی رحمہ اللہ سابق استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند، مولانا عبدالرشید نعمانی رحمہ اللہ کی ”الإمام ابن ماجہ و کتابہ السنن“؛ درسِ ترمذی اور تحفۃ الامعی کا مقدمہ حسب موقعہ پڑھ لیں، اور اگر ہمت کر کے ”فتح الملہم“ کا مقدمہ پڑھ لیں تو کیا ہی کہنے، ”نعمۃ منعم“ جلد اول تو دریا بہ کوزہ ہے، اس کے مطالعہ سے مسلم ہی نہیں بخاری کے بھی اہم مقامات آسانی سے حل ہو جاتے ہیں۔

آئندہ تخصص فی الحدیث کا ارادہ ہے تو محدث کبیر ابوالماثر مولانا حبیب الرحمن اعظمی رحمہ اللہ کی نصرۃ الحدیث اور مولانا نجم الدین اصلاحی (مرتب مکتوبات شیخ الاسلام) کی دلائل السنن والآثار (شائع کردہ جمعیتہ علمائے ہند) کا مطالعہ کیجیے۔ مولانا عبدالملک بنگلادیشی کی ”المدخل الی علوم الحدیث“ بھی چراغِ راہ کا درجہ رکھتی ہے، عبدالمجید الترمکانی کی ”دراسات فی اصول الحدیث علی منہج الحنفیہ“ بھی پڑھنی چاہیے، اسی طرح دکتور مصطفی السباعی کی ”السنة ومکانتھا“ کا مطالعہ بھی ناگزیر ہے، شیخ عبدالفتاح ابوغدہ کی ”لمحات من تاریخ السنۃ وعلوم الحدیث“، شیخ اکرم ضیاء عمری کی ”بحوث فی تاریخ السنۃ المشرفۃ“ اور شیخ عبدالغنی عبدالخالق کی ”حجیۃ السنۃ“ کا مطالعہ طالبِ علوم حدیث کے لیے بہترین زادِ راہ ہے۔ افتا میں جانے والے طلبہ حضرت مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کی ”أصول الافتاء و آدابہ“ حضرت مفتی سعید احمد پالنپوری رحمہ اللہ کی ”آپ فتویٰ کیسے دیں“ اور مفتی محمد سلمان منصور پوری دامت برکاتہم کی ”فتویٰ نویسی کے رہنما اصول“ اور اس طرح کی دیگر کتابیں مطالعہ میں رکھیں۔

اپنی کمزوریاں دُور کریں:

یہ وقفہ اس طرح بھی بہت نافع ہو سکتا ہے کہ جس فن میں ہم اپنے اندر کمزوری پاتے ہیں، مثلاً نحوی تراکیب میں دشواری ہوتی ہے، صیغہ کی شناخت میں الجھن ہوتی ہے، یا مثلاً تحریر اچھی نہیں، یا قرآن پڑھتے وقت قواعد تجوید کی رعایت نہیں ہو پاتی، یا املا درست نہیں ہے، یا رموزِ اوقاف کی مُد بُد نہیں ہے، وغیرہ وغیرہ بہت سی کمزوریاں ہیں جن کا ہمیں خود ادراک ہوتا ہے، تحلیل کا یہ دو ماہی وقفہ ہماری ایسی بہت سی کمزوریوں کو دُور کرنے کے لیے بہت کافی

اور بسا نعمت ہے؛ بہ شرطے کہ ہمارے اندر آگے بڑھنے کا حوصلہ ہو اور ہم اپنی موجودہ استعداد پر ہی قناعت کر کے اسی حالت کو اپنا مقدر نہ سمجھ بیٹھے ہوں۔

تُو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا
ورنہ گلشن میں علاجِ تنگیِ داماں بھی ہے

کمزوریاں کیسے دُور کریں؟

دو چیزیں اہم ہیں: کیا کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے؟ یہ واضح ہو جائے تو پھر عمل بہت آسان ہو جاتا ہے۔

مثلاً نحوی تراکیب میں ہمیں دشواری ہوتی ہے تو ہمیں اس وقفہ تعطیل میں طے کرنا چاہیے کہ ہم اپنی یہ کمزوری دُور کر کے رہیں گے، اب اگر آپ ابتدائی درجات میں ہیں تو یقیناً نحو کی کوئی کتاب آپ نے پڑھی ہوگی، اس میں جو قواعد آپ نے حفظ کیے ہیں اُن کی روشنی میں تمرینات کریں، اگر کوئی مستقل اچھا معلم میسر ہے تو اسی کے بتائے ہوئے نقوش پر چلیں؛ ورنہ یہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ نصاب میں داخل کتابوں کے علاوہ ان کتب کو پڑھیں جو فن کی تسہیل کے لیے لکھی گئی ہیں اور پھر ان کی تمرینات کر کے کسی کو دکھائیں کہ وہ مختصر وقت میں اغلاط کی نشاندہی کر دے اور آئندہ پھر آپ ان اصلاحات کا خیال رکھیں، ایسی کتابوں میں مفتی محمد ساجد صاحب قاسمی کی ”تیسیر الانشاء“ اور مولانا مصلح الدین صاحب قاسمی کی ”قواعد النحو والانشاء“ قابل ذکر ہیں، جن میں قواعد کی اچھی تمرینات ہیں، معلم الانشاء بھی اسی قبیل سے ہے اور بہت مفید بھی ہے؛ مگر کہیں کہیں تمرینات مشکل ہو جاتی ہیں۔

اور اگر آپ بڑی جماعت میں ہیں اور ابتدائی کمزوریاں ہیں تو آپ بھی مذکورہ بالا کتب سے ہی استفادہ کر سکتے ہیں؛ لیکن اگر بنیادی کمزوری زیادہ نہیں ہے کہیں کہیں دشواری ہوتی ہے تو آپ فن کی کوئی معتبر کتاب اپنے مطالعہ میں رکھیں، ایسی بہت سی کتابیں ہیں، استاذ محترم حضرت مولانا نور عالم خلیل امینی قدس سرہ کے ایک معتمد شاگرد سے مولانا رحمہ اللہ کا یہ قول سنا کہ مولانا عبدالرحمن امرتسری کی ”کتاب النحو“ و ”کتاب الصرف“ ہمیشہ ساتھ رکھنی چاہیے۔

صرفی کمزوری کو دُور کرنے کے لیے بھی مندرجہ بالا طریقے اور کتب سے کام لیا جاسکتا ہے، ان کے علاوہ نحو میں ”النحو الواضح“ اور صرف میں ”شذذ العرف“ اچھا سرمایہ ہیں؛ مگر یاد رہے کہ بنیادی کمزوری کو صرف ذاتی محنت اور مطالعہ سے دُور کرنا بہت دشوار ہے، اس کے لیے کسی کی رہنمائی کے بغیر چارہ کار نہیں۔

تحریر درست کریں:

تحریر کا اچھا ہونا اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور یہ کسی چیز ہے، گو کہ ایسا ہوتا ہے کہ کچھ لوگ بہت جلد خوش خطی میں کمال حاصل کر لیتے ہیں اور کچھ کے لیے یہ راہ بڑی دشوار گزار ہوتی ہے؛ مگر پھر بھی مشق و تمرین سے تحریر میں حسن ضرور آجاتا ہے یا کم از کم صاف اور قابل فہم تو ہو ہی جاتی ہے۔ خوش نویسی کا فائدہ خود اپنی ذات کو بھی ہوتا ہے اور دوسروں کے لیے بھی اس میں راحت ہوتی ہے، صاف تحریر پڑھی جاتی ہے، قاری کو اپنی طرف مائل کرتی ہے، لکھنے والے کی نستعلیقیت اور خوش ذوقی کی عکاسی کرتی ہے، مقصود کو واضح کرتی ہے، لکھنے والے کو مزید لکھنے اور پڑھنے والے کو مزید پڑھنے پر ابھارتی ہے، جبکہ اس کے برعکس بد خطی سے خود بھی بہت سے نقصانات اُٹھانے پڑتے ہیں اور دوسروں کے لیے بھی اذیت کا ذریعہ اور لکھنے والے کی بد ذوقی کی علامت ہوتی ہے، لکھنے والا جب ایک سطر بد خطی کے ساتھ لکھ کر اس پر نظر ڈالتا ہے تو خود اس کا خط اس کی حوصلہ شکنی کرتا ہے، آگے لکھنے پر طبیعت منشرح نہیں ہوتی، اگر لکھتا بھی ہے تو بے دلی سے اور زور زبردستی ہی سے لکھتا ہے۔

حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی نصیحت:

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے اپنے برادر کبیر مولانا ذکی کیفی رحمہ اللہ کے تذکرے میں ایک خط نقل فرمایا ہے جو حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ نے مولانا ذکی کیفی رحمہ اللہ کے پہلے خط کے جواب میں لکھا ہے، جب کہ وہ نوعمر اور نوآموز تھے، اس میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”برخوردار سلمہ! السلام علیکم مع الدعاء۔ تمہارے حروف دیکھ کر دل خوش ہوا، تمہاری علمی و عملی ترقی کی دعا کرتا ہوں، خط ذرا اور صاف کر لو، اس سے مکتوب الیہ کو بھی سہولت و راحت ہوتی ہے، اس نیت سے ثواب بھی ملتا ہے۔“

(نقوشِ رفتگاں: ۴۱)

غرض حسن خط کی تحصیل بہت اہم ہے جس کے لیے طالب علم کو وقت ضرور فارغ کرنا چاہیے اور تعطیل کے یہ ایام اس مقصد کے لیے نہایت موزوں ہیں، اگر ان دنوں میں کوئی روز اصلاح دینے والا میسر ہو تو بہت خوب؛ ورنہ یہ کیا جائے کہ گھر جانے سے قبل کسی خوش نویس سے ایک کاپی پر متعدد اصلاحات لے لی جائیں جو مدتِ تعطیل کے لیے کافی ہوں اور پھر روزانہ پابندی سے ایک متعینہ وقت میں اس کی نقل کی جائے اور پوری توجہ اور تمام حواس مجتمع کر کے باریک بینی کے ساتھ مشق کی جائے، اس عمل کے لیے وقت اور صبر تو درکار ہوں گے؛ مگر چند دنوں میں ہی خط صاف ہوتا نظر آئے گا، جب کہ یوں ہی رسمی طور پر کاپی کا صفحہ پڑ کر لینے سے ساہا سال بھی کوئی خاطر خواہ فائدہ نہ ہوگا، ہاں یہ اندیشہ ضرور ہے کہ خود اصلاح دینے والے کی تحریر بار بار آپ کی خراب تحریر دیکھنے سے متاثر ہو جائے۔ اگر کوئی خوش نویس میسر ہو تو بہت بہتر ہے؛ ورنہ تحریر کی مشق کے لیے کچھ کتب بھی بازار میں میسر ہیں، جیسے حضرت مولانا نور عالم خلیل امینی رحمہ اللہ کی ”خطِ رقعہ کیوں اور کیسے سیکھیں“، اسی طرح ”اعجازِ رقم“ اُردو تحریر کے لیے اچھی چیز ہے۔

حسن خط کے حوالے سے استاذِ محترم حضرت مولانا نور عالم خلیل امینی رحمہ اللہ نے حرفِ شیریں (۹۳-۱۰۲) میں بڑی دلچسپ مفید اور کارآمد باتیں تحریر فرمائی ہیں، جن کا مطالعہ ہر طالب علم کو کرنا چاہیے۔

قرآن صحیح پڑھنے کی مشق کریں:

قرآن کریم کی تلاوت کرتے وقت قواعد تجوید کی رعایت ناگزیر ہے؛ تاکہ کم از کم لحن

جلی سے بچا جاسکے، ماہر فن قاری ہونا ہر ایک کے لیے نہ ضروری ہے نہ ممکن؛ مگر تصحیح حروف یعنی ہر حرف کو اس کے مخرج سے صفاتِ لازمہ کی رعایت کے ساتھ ادا کرنا اور اتنے قواعد تجوید سے باخبر ہونا سب کے لیے ضروری ہے جن سے تلاوت درست ہو سکے، ہمارے بعض طلبہ عالم ہو جاتے ہیں؛ مگر قرآن درست نہیں پڑھتے اور نہ اس طرف توجہ دیتے ہیں، یہی طلبہ امام و خطیب بھی بن جاتے ہیں، جس سے ان کی یہ خرابی متعدی ہوتی ہے اور دوسروں کی نمازیں ان کی کوتاہی کی وجہ سے نامکمل ہوتی ہیں۔

حالاً کہ یہ کام کوئی مشکل نہیں، اعلیٰ درجہ کی مہارت تو یقیناً وقت چاہتی ہے؛ مگر بہ قدرِ ضرورت تجوید و تصحیح کے لیے مختصر مدت ہی کافی ہے اور اس کے لیے تعطیل کا یہ موقع بسا غنیمت ہے۔ حکیم الامت حضرت تھانوی علیہ الرحمہ نے ”اصلاح انقلاب امت“ میں قرآن کریم کے متعلق کوتاہیوں کی اصلاح کے ذیل میں ایک نہایت عمدہ طریقہ تصحیح قرآن کا لکھا ہے، جس سے محض دو ہفتہ میں قرآن کریم کے حروف درست ادا کرنے پر قدرت ہو سکتی ہے، یوں تو وہ پورا ہی مضمون بے حد کارآمد ہے؛ مگر یہاں اہمیت و اختصار کے پیش نظر وہ خاص طریقہ حضرت رحمہ اللہ ہی کے الفاظ میں نقل کیا جاتا ہے:

تصحیح قرآن صرف دو ہفتہ میں:

کل حروف اٹھائیں ہیں، اُن میں بعض بعض تو قریب قریب صحیح نکلتے ہیں، ان کو مستثنیٰ کر کے جن میں اہتمام کی حاجت ہے، تقریباً ایک ربع یعنی سات ہیں، جیسے: ”ث، ح، د، ص، ض، ط، ظ“ اور جو بالکل دیہاتی ہیں اُن کے لیے اتنے ہی اور ہیں جیسے: ”خ، ز، ش، ع، غ، ف، ق“ اگر کسی ماہر کو تلاش کر کے ایک گھنٹہ روزانہ مشق کے لیے نکالا جائے تو روزانہ ایک حرف کی ضروری مشق ہو سکتی ہے جس میں ایک ہفتہ اور دیہاتی کے لیے دو ہفتہ کافی ہیں۔ اگر احتیاطاً اس سے دوئی مدت لی جائے تو آدھا مہینہ اور ایک مہینہ

غایت غایت صرف ہوتا ہے تو کیا دین کی اتنی بڑی ضرورت کے لیے اپنی اتنی بڑی عمر میں سے اتنا حصہ نہیں دے سکتے ہو؟ کتنا بڑا غضب اور ستم ہے؟ اسی طرح فتح اور الف کی مقدار کا فرق، اگر ایک پارہ میں اس کی درستی ہو جائے تو تمام قرآن یکساں ہے، تمام کے لیے کافی ہے۔ اگر ایک رکوع روزانہ درست کر لیا جائے، تو یہ کام بھی پندرہ بیس روز سے زیادہ کا نہیں ہے، پھر یقیناً قرآن بھی ہے۔ تھوڑا تھوڑا کر کے کسی ماہر کو سنا دینا، جو متفرق اوقات میں نہایت سہل ہے، زیادہ اطمینان اور احتیاط کی بات ہے۔

بعض لوگوں کو ماہر قرأت میسر نہ آنے کا بہانا ہوتا ہے؛ لیکن اول تو اتنی تھوڑی مہارت رکھنے والے اکثر جگہ ایک دو پائے جاتے ہیں اور اگر بالفرض کوئی میسر نہیں تو چند آدمی مل کر کسی ماہر کو بلا کر رکھ سکتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ جہاں کوئی طبیب نہیں رہا۔ بستی والوں نے چندہ کر کے تنخواہ دار طبیب کو رکھا ہے، پس فرق وہی ضرورت اور عدم ضرورت کے اعتقاد یا استحضار اعتقاد کا ہے یا بستی میں سے دوچار ہونا یا شخصوں کو سفر میں بھیج کر ماہر بنوا سکتے ہیں۔ حق تعالیٰ کے عموم کلام میں یہ صورت بھی داخل ہے۔ ﴿فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ﴾ (التوبہ: ۱۲۱) سو کیوں نہ نکلا؟ ہر فرقہ میں سے ان کا ایک حصہ تاکہ سمجھ پیدا کریں دین میں؛ بلکہ اگر باہر سے کسی ماہر کو بلا کر رکھا جائے یا بستی میں سے کسی کو باہر بھیج کر ماہر بنوایا جائے تو اس میں ایک بڑا فائدہ یہ ہوگا اور ایسا ہونا بھی چاہیے کہ بچے جس وقت قرآن پڑھیں، پڑھنے کے ساتھ ہی اس کی تصحیح کا بھی اہتمام رہے یعنی اس میں گو نہ تکلیف ہے کہ غلط یاد کر کے پھر تصحیح کی جائے، اگر ابتداء ہی سے صحیح پڑھایا جائے، پھر بالخصوص زمانہ صبا (بچپن) میں تو یہ صحت ان کے لیے مثل امر طبعی کے ہو جائے اور مشقت کا ایک بڑا حصہ مخفض ہو جائے۔ (اصلاح انقلاب امت: ص ۴۱-۴۲)

رموزِ اوقاف سے واقفیت:

موجودہ زمانے میں تحریر کے اندر رموزِ اوقاف کی رعایت بھی انتہائی ضروری قرار دی جاتی ہے، پہلے زمانے میں ان سب اُمور کی رعایت کی طرف توجہ نہ دی جاتی تھی، صفحات کے صفحات یوں مسلسل لکھ دیے جاتے کہ نہ کہیں عنوان ہوتا نہ تقطیع نہ کوئی رمز اور پڑھنے والے بھی اسی کے عادی تھے اور اگر کوئی اس لگاتار تحریر کے جوڑ توڑ کو نہ سمجھ پاتا تو اسے کاتب کا نہیں؛ بلکہ خود قاری کا قصور سمجھا جاتا؛ مگر اب زمانہ سہولت پسندی کا ہے، اب اگر قاری کو کسی عبارت کے سمجھنے میں اس وجہ سے دشواری ہوتی ہے کہ وہاں رموز وغیرہ کا اہتمام نہیں ہے، تو اس میں قاری کو بے گناہ اور کاتب کو مجرم گردانا جاتا ہے، شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ پہلے پڑھنے والے بہت تھے اور یکسوئی سے پڑھتے تھے، تو وہ رموزِ اوقاف کے محتاج نہ تھے، اب پڑھنے والے بہت کم ہیں اور وہ بھی یکسوئی سے تہی دست ہیں، اب تو قاری کا یہی احسان بہت ہے کہ وہ آپ کی تحریر پڑھنے کا بار گراں اٹھا رہا ہے؛ لہذا اسے عبارت کے وصل و فصل میں تدبر کا مکلف بنانا زیادتی ہے، کاتب ہی کی ذمہ داری ہے کہ وہ وصل و فصل کے رموز اور مشتبہ لفظ کی تشکیل کا کام خود کرے۔

اس سلسلہ میں متعدد کتب بازار میں دستیاب ہیں، حضرت مولانا نور عالم خلیل امینی رحمہ اللہ کی ”حرفِ شیریں“، نہایت مفید اور اسمِ بامسمیٰ ہے، استاذِ محترم مفتی محمد ساجد صاحب قاسمی نے ”تیسیر الانشاء“ کے تیسرے جز میں اس تعلق سے ضروری اُمور بہت سہل انداز میں بیان فرمادیے ہیں، علامہ احمد ذکی پاشا کی ”الترقیم وعلاماتہ فی اللّغة العربیّة“ جس پر شیخ عبدالفتاح ابوعدہ کا مقدمہ بھی ہے، اپنے موضوع پر منفرد کتاب ہے۔

درسِ قرآن کا نظام بنائیں:

جو طلبہ تراویح میں قرآن سنانے جائیں، وہ اس کا بھی اہتمام کریں کہ روزانہ کچھ دیر حسبِ گنجائش اور حسبِ طلب درسِ قرآن کا حلقہ قائم کریں، جس میں محمد مفتی محمد شفیع صاحب کی

”معارف القرآن“، علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کے ترجمہ شیخ الہند پر تفسیری فوائد اور مولانا نعمت اللہ اعظمی دامت برکاتہم کی ”نعم البیان“ سے استفادہ کر کے ترجمہ اور مختصر تفسیر بیان کریں اور ابھی اتنی استطاعت نہ ہو تو مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کا آسان ترجمہ قرآن ہی پڑھ کر سنادیا جائے، اس سے ان شاء اللہ خود کو بھی اور عوام کو بھی بہت نفع ہوگا، یہ حلقہ ضروری نہیں کہ تراویح سنانے والا ہی قائم کرے، تراویح کی ذمہ داری کسی اور کی ہو تب بھی آپ یہ نظام برپا کر سکتے ہیں۔

رمضان المبارک کی قدر کریں:

رمضان المبارک کا مہینہ سال بھر کے لیے روحانی قوت اور غذا فراہم کرنے کا مہینہ ہے، اس ماہ میں عبادت کی کیفیت و کمیت دونوں میں اضافہ ہونا چاہیے خصوصاً قرآن کا اس ماہ سے گہرا ربط ہے؛ اس لیے تلاوت قرآن اور تدبر قرآن کا خاص معمول بنانا چاہیے، حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی ”اصلاح انقلاب امت“ کا وہ مضمون ضرور پڑھ لیا جائے جس میں حضرت قدس سرہ نے قرآن کریم کے متعلق کوتاہیوں کی اصلاح فرمائی ہے، رمضان کی صحیح عظمت شناسی اور ان مبارک ساعتوں کی واقعی قدر دانی کے لیے حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمہ کی ”فضائل رمضان“ کے علاوہ، ”اکابر کا رمضان“ اور حضرت مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم اور دیگر اکابر کے افادات کا مجموعہ ”آؤ رمضان کو قیمتی بنائیں“ بہت ہی مفید ہے، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ بنام ”برکات رمضان“ بھی قدر دانوں کے لیے انمول خزینہ ہے۔

جماعت میں جانا بھی فائدے سے خالی نہیں:

اس عرصہ تعطیل میں جماعت میں جانا بھی فائدے سے خالی نہیں، امت کے احوال کو قریب سے دیکھنے کا جو موقعہ یہاں ملتا ہے اس سے اپنی ذمہ داری کا شعور بیدار ہوتا ہے، بہت کچھ سیکھنے سکھانے کے مواقع میسر آتے ہیں؛ اس لیے اکابر کے نہج کے مطابق افراط و تفریط سے بچتے ہوئے کچھ وقت لگائیں تو بڑا نفع ہوگا؛ البتہ یہ بات ذہن نشین رہے کہ دعوت کا کام خصوصاً وعظ و خطابت کے لیے گہرا علم اور وسیع مطالعہ ضروری ہے؛ اس لیے کوئی

بھی بات بیان کرنے سے پہلے اُس کی اچھی تحقیق ضرور کر لیں اور اس سلسلہ میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا رسالہ ”دعوة الداعی“؛ نیز ”خطبات حکیم الامت“ کی پانچویں جلد جو تبلیغ سے متعلق ہے اُس کا مطالعہ ضرور کر لیں۔

صرف مطالعہ کافی نہیں:

ہم نے اُوپر بہت سی کتابوں کے مطالعہ کا مشورہ دیا ہے، مگر یاد رہے کہ صرف مطالعہ کافی نہیں؛ بلکہ ان بزرگان دین و اساتذہ کرام سے رابطہ رکھنا اور ان سے استفادہ کرتے رہنا بھی ضروری ہے، جن کی دینی حیثیت مسلم ہے اور جن سے ہم نے علم سیکھا ہے؛ تاکہ ہم صحیح راہ پر گامزن رہیں۔

نیز اب تک بہت سے مشورے اس تحریر میں لکھے گئے، جن میں سے ہر ایک کی اپنی اپنی جگہ افادیت ہے؛ مگر خاص آپ کے لیے کون سا مفید تر ہے اس کا فیصلہ اپنے بڑوں اور اساتذہ سے کرائیں جو آپ کے تمام احوال سے واقف ہوں، کسی کی مان کر چلنے میں بڑا نفع ہے اور بڑی راحت ہے۔

والدین کی خدمت کا شرف حاصل کریں:

والدین کی زیارت اور ان کی خدمت بہت بڑی سعادت ہے، یہ ایسی عبادت ہے جس کا موقعہ آپ کو ان کی زندگی کے بعد نہیں ملے گا، سال بھر تعلیمی مصروفیت کے سبب ان سے دُور رہنا آپ کی مجبوری اور عذر معقول ہے، مگر چھٹی کے ان ایام میں سے آپ کو ایک معتد بہ وقت ان کے ساتھ رہنے کے لیے ضرور فارغ کرنا چاہیے، اسی طرح رشتہ داروں سے بھی ملاقات کریں، ان کے احوال سے باخبر ہوں اور ان کے سکھ دُکھ میں ساجھی ہوں؛ کیوں کہ صلہ رحمی بھی عظیم عبادت ہے۔

گھر پر قیام کے دوران مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کریں:

گھر پر رہنے کے دوران بہت سے اُمور ہیں جن کا آپ کو لازماً خیال کرنا ہے، راقم کی سابق تعلیم گاہ جامعہ فلاح دارین الاسلامیہ بلاسپور کی جانب سے اپنے طلبہ کو ایک ہدایت نامہ جاری کیا گیا تھا، جس میں ایام تعطیل سے متعلق مفید و کارآمد باتیں ذکر کی گئی تھیں ذیل میں اُسی سے استفادہ اور کچھ حذف و اضافہ کر کے چند ہدایات نقل کی جاتی ہیں۔

- ◆ پنج وقتہ نمازوں کا اہتمام تکبیر اولیٰ کے ساتھ ایسا ہی ہونا ضروری جس طرح آپ مدرسہ کے دینی ماحول میں کرتے رہے۔
- ◆ روزانہ صبح بعد نماز فجر سورہ یٰسین شریف کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کم از کم ایک پارہ ضرور کیا کریں اور رمضان میں تو تلاوت کا کثرت سے معمول ہونا چاہیے؛ البتہ نماز فجر کے بعد اگر آرام کا شدید تقاضا ہو تو حسب سہولت دوسرے وقت تلاوت کا معمول بنایا جاسکتا ہے، صبح و شام کی ادعیہ ماثرہ کا بھی اہتمام کرنا چاہیے۔
- ◆ جو علم آپ نے سیکھا ہے اس میں پوری امت کا حق ہے جن میں آپ کے اہل خانہ اور رشتہ دار مقدم ہیں؛ اسی لیے روزانہ اپنے گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر کچھ دیر حکمت کے ساتھ دین کی باتوں کا مذاکرہ کریں، حضرت مفتی مہربان علی بڑوتوی رحمہ اللہ کی ”سچائی“ نامی کتاب اور حضرت مفتی ابوالقاسم نعمانی دامت برکاتہم کی ”وضو اور نماز کی عملی مشق“ کا کچھ حصہ روزانہ پڑھ کر سنائیں اور عملی مشق بھی کرائیں۔
- ◆ اگر خدا نخواستہ اہل خانہ نماز روزے سے ہی دور ہیں تو ابتداء نماز کی ترغیب سے ہی کریں اور اگر نماز روزہ کی پابندی ہے؛ مگر دوسری خرابیاں ہیں تو پھر حکمت کے ساتھ ان کی اصلاح کی کوشش کریں، نماز روزہ کے پابند گھرانوں میں بھی عموماً کافہ سے غفلت ہوتی ہے، بیابہ شادی کے رسم و رواج میں ابتلا ہوتا ہے، صفائی معاملات کا خیال نہیں کیا جاتا اور میراث کی صحیح تقسیم تو اچھے اچھے و بندار سمجھے جانے والے گھرانوں میں بھی نہیں ہوتی۔ ان امور کی اصلاح کی طرف حکمت سے توجہ دلائیں، حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی ”اصلاح الرسوم“ سے استفادہ کریں، معاملات کی صفائی کی طرف توجہ دلائیں، اس بارے میں حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کا ایک بڑا ہی قیمتی مضمون ہے، جس کا عنوان ہے ”معاملات کی صفائی اور ہماری لاپرواہی“ جو ”الاصغر“ کے سابقہ شمارے میں شائع ہوا ہے اور جلد ہی الگ بھی شائع کیا جائے گا، اس کو پڑھنے سے معاملات کی صفائی کی فکر دامن گیر ہوگی، اسی طرح حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی ”حقوق الاسلام“ کا کچھ حصہ پڑھ کر سننا بھی ادائے حقوق کا جذبہ پیدا کرے گا۔

◆ گھر پر رہتے ہوئے آپ گھر کے کاموں میں حصہ لیں اور ان کو انجام دینے میں کوئی عار نہ محسوس کریں، یہ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور سنت کی ادائیگی میں عزت ہی عزت ہے، آپ سنت کی نیت سے گھر والوں کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر تعاون کریں۔

◆ آپ کا طرز عمل ہرگز ایسا نہ ہونا چاہیے جس سے دینی تعلیم یا آپ کے مدرسہ کے بارے میں کسی کو طعنہ زنی کا موقع ملے۔

◆ آپ کا لباس اور وضع قطع گھر پر ویسا ہی شرعی ہونا چاہیے جیسا آپ کا مدرسہ میں ہوا کرتا ہے، کہیں تقریب میں جانا ہو یا کسی رشتہ دار سے ملنے کے لیے، اپنی وضع نہ بدلیں۔

◆ موبائل اور انٹرنیٹ کا استعمال انتہائی مُضر اور ضیاع وقت کا سبب ہے، اس میں جو چیزیں منکرات کی قبیل سے ہیں اُن کی خرابی تو مسلم ہے ہی جو چیزیں فوائد میں شمار ہوتی ہیں وہ بھی زیادہ تر نقصان دہ اور ضرر رساں ہیں، کسی چیز کا فی نفسہ مفید ہونا اور ہے اور ہر وقت اور ہر شخص کے لیے مفید ہونا اور ہے، موبائل اور انٹرنیٹ پر ہر موضوع پر رطب و یابس لا محدود مواد موجود ہے؛ مگر کیا وہ سب آپ کے کام کا ہے؟ یا آپ کے پاس اتنا وقت ہے کہ آپ اس سب کو چھان پھنگ کر اپنے فائدے کی چیزیں لے لیں، وقت بہت کم ہے اور معلومات کا ایک بحر ناپیدا کنار ہے، آپ سب کے پیچھے پڑ کر اپنی عمر ضائع نہ کریں، اپنے مقصد کے مطابق چیزوں کو لے کر آگے بڑھیں، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ:

إن العلم كثير والعمر قصير، فخذ من العلم ماتحتاج إليه في

أمر دينك، ودع ما سواه فلا تعانه. (حلیۃ الاولیاء)

”کہ علم بہت زیادہ ہے اور عمر بہت تھوڑی ہے، اتنا علم لے لو جس کی اپنے دین میں ضرورت ہے باقی کو چھوڑ دو، اس کا بوجھ نہ اٹھاؤ؛ لہذا موبائل وغیرہ کا استعمال بہت ہی احتیاط کے ساتھ بہ وقت ضرورت بہ قدر ضرورت ہی کیا جائے۔“

◆ مدرسہ کی طرح گھر پر بھی آپ اپنا ایک نظام الاوقات بنائیں اور اس کی پابندی کریں؛ ورنہ بہت سا وقت یوں ہی ضائع ہو جائے گا، نظام الاوقات کے سلسلہ میں شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم ایک بہت ہی مفید مضمون ہے، جس کا عنوان ہے: ”نظام الاوقات کیسے بنائیں؟“ مدرسہ اصغریہ کے صدر المدرسین مفتی محمد عثمان بارہ بنکوی نے اس کو الگ سے شائع کر دیا ہے، اس کا مطالعہ ہر طالب علم کو کرنا چاہیے۔

◆ ایک اہم بات یہ بھی عرض کرنی ہے کہ بہت سے طلبہ مستقل امراض کا شکار رہتے ہیں، دوران سال طویل چھٹی لینا دشوار ہوتا ہے؛ اس لیے عارضی علاج پر اکتفا کرتے ہیں، صحت نہیں ہوتی تو تعلیم بھی اچھی طرح نہیں ہو پاتی، غیر حاضریاں بھی ہوتی ہیں، ایسے طلبہ اگر ان ایام تعطیل میں گھر رہ کر اپنا مستقل علاج کرائیں تو ان شاء اللہ مرض سے چھڑکارالے گا اور یکسوئی اور بشارت کے ساتھ تعلیم حاصل کر سکیں گے۔

◆ علم عطا کرنے والے اللہ تبارک و تعالیٰ ہیں؛ اس لیے اللہ سے علم نافع اور اُس میں اضافہ کو طلب کرتے رہنا چاہیے، طلب علم کی ماثور دعاؤں کا بھی اہتمام کرنا چاہیے۔ قرآن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرنے کا حکم دیا گیا: ﴿رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ اسی طرح حدیث میں یہ دعا آئی ہے: ”اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَأَرِّزْنِي عِلْمًا يَنْفَعُنِي“ (رواہ النسائی فی الکبریٰ والحاکم) ان دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے؛ نیز ”حصن حصین“ سے صبح و شام کے مسنون اذکار و ادعیہ یاد کر کے ان دعاؤں کے پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

◆ پوری امت مسلمہ خصوصاً دینی تحریکات کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں، اپنے مدرسہ، اساتذہ اور اپنے خیر خواہوں اور رفقاء کو اپنی دعاؤں میں نہ بھولیں۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ وَسَلَّم عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ، آمِينَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

پیش نظر رسالہ ”چھٹی کے ایام کیسے گزاریں؟“ طلبہ عزیز کے لیے ایام تعطیل کی منصوبہ بندی اور ان کے استعمال کے سلسلہ میں بہترین مشوروں اور نصحیح پر مشتمل ہے۔ اس رسالہ میں کرنے کے بہت سے کام، ان کے طریقے سمجھائے گئے ہیں اور بہترین معاون کتابوں کی نشان دہی بھی کی گئی ہے۔

دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس علمی خدمت کو قبول فرمائیں اور طلبہ عزیز کو استفادہ کی توفیق عطا فرمائیں۔

ربورن

ابوالقاسم نعمانی غفرلہ
مجتہد ذوالعقبہ مولانا محمد

۲ شعبان المعظم ۱۴۴۵ھ

مجھے خوشی ہے کہ ماشاء اللہ عزیزم مولوی محمد شعیب علی گڑھی مدرس عربی مدرسہ اسلامیہ اصغریہ دیوبند نے اس تعلق سے مفید باتیں اپنی اس تحریر میں جمع کر دی ہیں، میں نے ان کو پڑھا اور بے حد مفید پایا۔

طلبہ عزیز ان ہدایات کو سامنے رکھ کر اپنی تعطیلات کا نظام مرتب کریں گے تو ضرور نفع اٹھائیں گے۔

اللہ تعالیٰ اس تحریر کے نفع کو عام فرمائے اور مرتب کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

بصورت لعد
حاضرہ المذکر لعد
درر العلوم
۶ شعبان المعظم ۱۴۴۵ھ

ناشر
مکتبہ علم و فقیہ
MAKTABA ILM-O-FIQH



کاررواسلات کے لیے مآثر، نادر و نایاب رسائل اور مختصر قبیحی تحریروں کا مرکز

+91 74174 26613 maktabailmofiqh@gmail.com

Near Muslim Fund, Deoband, U.P. 247554